فشور ہمدلان ہمہ محتاج بخاتم | با خاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت دیرت بر در محمدؐ

اخبار جریدہ عزت از بس روشن

منشور محمدی

چو منشور ظلمت نبود در جہان | ز فضل خدا خیلی مشہور شد | ہمہ عندیات پوا در ازو | بگنج عدم بار مستور شد | دلم گفت اگر بوسفش چنیم | عیان سر خاتم ز منشور شد

نمبر ۴ | مطبوعۂ ۵ - دین صفر المظفر سنہ ۱۳۰۱ ہجری | جلد ۱۳

مثنوے

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار قیصر

ہر شئے کو ہی خاص خاص یک بہت | ہے حمد خدا قلم کی ملت

پائین اُسنے جو دو زبانین | بیکار انہین نہ لوگ جانین

دونون دیتے ہین یہ گواہی | تحقیق ہے وحدت الٰہی

رکھتا ہے جو یہہ چاک سینہ | ہے عاشق شاہد مدینہ

یہہ وہ ہی کہ جس نے قبل آدم | آدم کیا بلکہ جملہ عالم

لکھا سر لوحۂ زبرجد | منشور رسالت محمد

اللہ اللہ اے پیمبرؐ | صدقے جائے فصیح تجھہ پر

آغاز نے تجھہ سے پایا انجام | انجام کو تو نے بخشا اعلام

تو جب سے ہے جب سے تو نہین تھا | رب کے کوئی رو برو نہین تھا

ای تجھہ پہ درود اور مقرر | تیرے اصحاب و آل سب پر

ہے تیرے ہی فیض سے آغاز | منشور محمدی یہہ ممتاز

پرچہ ہی اک حبیب تمثال | اب ختم ہوا ہی یہ ہوا سال

جوبن پر اس کے یہہ جوانی | ہے لذت عمر جاودانی

ہونا ہی شروع اسکا فی الحال | اس چودہ صدی مین تیرہوا سال

عاشق کی بجا ہے نا شکیبی | ظاہر ہے اسکی دلغتر ہی

کلمہ پڑھتے ہین اسکا ہر آن | راہب قیس اہل صلبان

آمادہ ہے غیر دین کے رد پر | نازان ہی بہت تری مدد پر

امت سے ترے یہی ہی امید | رکھیگی عزیز اسکو جاوید

کہتا ہے سب سے یہہ پکارے | ای موسوای نبی کے پیارے

دیکھو مرے مہتمم کے قسمت | حق نے اُسے دی ہی کیا سعادت

وہ مرد شریف پاکدین ہے | اسلام کا دل سے جو معین ہے

مین سعی سے اُسکے ہو گرامی | وہ تیرے سبب ہوا ہے نامی

سنکر میری معدلت بیانی | لازم ہی تمکو قدردانی

ہے تمکو ضرور گر ہو دیندار | دل بیچ کے ہو مرے خریدار

قیمت مین بے بہا ہون لیکن | ملنا میرا مفت یون ہی ممکن

تم حق شیوع مہتمم کو | فوراً زر نقد پانچ بیسو

زر پا کے بدل وہ مرد دانا | کر تا رہیگا مجھے روانا

ہر عشرہ مین سال بھر تلک اخبار | حاصل مرا ہوگا تمکو دیدار

بزرگا بزرگی دہا بیکسے
توئی یاوری بخش و یاری رسم

توی برترین دانش آموز پاک ✤ زدانش قلم رانده بر لوح خاک
طرازندهٔ هفت سقف سپهر ✤ فرازندهٔ رایت ماه و مهر
فرستاده با ما رسول کریم ✤ شفیع مطاع حلیم رحیم
محمد کازل تا ابد هر چه هست ✤ باطرایش نام او نقش بست

اما بعد منشور محمدی - آفرین باد برین همت مردانهٔ تو -
آپ نے اس قلیل سستن و سال مین برتنے معرکہ ارائیان عرصہ
مناظرہ کا مہذہ موڑا - شہسواران مضمار مذہب پولوسی کا کفر
نباق و رانی و لن ترانی و لاف زنی کا تو ڑا - ماشاء اللہ
چشم بد دور یکہ و تنہا ہزارون پر گوی سبقت لیگئے -
قاف سے قاف تک سکہ شجاعت بٹھا دیا - شمس الاخبار
و کوکب ہند و نور افشان کے لشکر مغایبن بطالت آئین
کو شکست فاحش و فضاحش دیکر میدان مقابلہ سے بھگا دیا
آفرین صد آفرین تحسین ہزار تحسین ع این کار از تو آید و
مردان چنین کنند ✤ کیون نہو شریف خاندان کے ہو -
محمدی دودمان کے ہو ہر معرکہ مین سرخرو رہے دشمنان
دین متین سید المرسلین آپ کے ہتھے سر فرد رہے دین
اسلام کے حامی و معین ہو دین حق مین ثابت قدم برسے
جتنین کوہ تمکین ہو - ایسے گران سنگ ہو کہ گوی سبقت سر
کیجنے سے ہم ترازو نہ ہو سکا فضل خدا سے اپنا پہ بھاری
رہا کوئی پاسنگ مین بھی نہ چرخا خوب خوب دین حق کے
جوہر دکھلائے - علی مباحثہ و مناظرہ آپ کے مقابلہ
کے تاب نہ لائے الحق حجاب سحاب مانع فروغ آفتاب عالمتاب
نہیں ہے تمامی مخالف کا جو نگاہ شعاع طور کے نور کو نہین کہتا ہر چند

کوئی بے خرد خاک اوڑانے ممکن نہین کہ نور ماہ پر داغ کدورت
آنے آپ کے مدت دوازدہ سال مین ہزارون بیدینون کو
راہ حق پر لگا دیا کرشمہ حقیقت دین محمدی دکھا دیا انشاء اللہ
تعالی آیندہ برسے برسے مخالفان دین اسلام کو صراط مستقیم پر لاوینگے
اپنا نقش حق و یقین قلوب اعدا پر بٹھاوینگے جیسے آپ کے مخالفون
کو زور و زبان سے مدد ملی ہے کاش ویسے آپ کی بھی تائید و
اعانت ہوتی بخدا تمام عالم مین آپکا ڈنکا بجتا اور آپ کے نظر مین
کوئی نہ جچتا شمش جہت مین بلند آوازہ ہوتا اور آپکا زور و
حوصلہ تازہ اور فخر و اعتبار بھی بے اندازہ ہوتا باین کم مہری
اہل روزگار بے مہر اگر ارباب دیندار اپنا بول بالا رکھا اور اپنی قدر و
منزلت کو دوبالا رکھا مدام تائید غیبی ہمکنار رہی اور آپ کے
کاروبار کو روز بازار رہی بندہ عاجز آپ سے نہایت شرمسار ہے
قصور قصیر الخدمتی سے عفو کا طلبگار ہے

نظم

زہی اخبار محکم آئین جرئت ✤ سواد دیدهٔ اہل بصیرت
بحسن روے روشن شعلهٔ طور ✤ فروغ افزای جان نور علی نور
ضیا بخش عیون اہل بینش ✤ صفا بخش قلوب آفرینش
ہمانا مہنمائے دین اسلام ✤ خوش آغازست و باد اینک انجام
بود اندر جہان دایم مباہی ✤ مشرف باد از مہ تا بماہی
نماید بہ جنود ان چیرہ دستی ✤ کشاید قفل باب حق پرستی
کند مسدود راہ شرک مطلق ✤ کند مفتوح باب ملت حق
ندارد ننگ کفر و شرک و بدعت ✤ نماید صیقل شرع و حقیقت
بود سرمایہ دار فیض و اقبالی ✤ بود پیرایہ کار فضل و اجلال
منور باد بر اعدای اسلام ✤ مقرر باد با دین با صد اکرام

قطعہ تاریخ

جہد اخبار منشور ادب ✤ ہست چون مہر فلک روشن نہاد

بہتر تا بخشش با عجاز غریب ✤ ہاتفی گفتا فروغ آباد با

محمد عبد الغنی اجاز رقم لشکر گوالیار ۱۳۰۱

رام چند کے بہائی کے تحریر کا جواب

نمبر ۳

بقیہ تبصرہ دوم

پس ازروی قرآن مجید کے آیات مکررہ کے اہل کتاب اور اہل ذکر سے وہ ہی شخص مراد ہین کہ جو اناجیل اور توریت کو کفریات مندرجہ بائبل سے محفوظ رہکر تسلیم کرتے ہون اور اصلی اور غیر محرف احکام اناجیل اور توریت پر اون کا عمل ہو۔ اگر کوئی شخص یہہ اعتراض کرے کہ جس حالت مین بقول اہل اسلام کے اناجیل اور توریت محرف اور مبدل ہین تو پھر وہ اشخاص جن کو مسیح کا سچا پیرو کار قرار دیا جاتا ہی کس طور پر اپنے اعمال کو بائبل اصلی اور غیر محرف کے ساتھہ مطابق کرتے تھے **جواب** اس اعتراض کا یہہ ہے کہ ابتداے بعثت اور صعود مسیح سے ایسے لوگ چلے آتے تھے کہ جو اصلی بائبل پر عمل کرتے تھے اون کے اعمال کا مدار زبانی روایات پر تھا جو سینہ بسینہ سلسلہ وار اور متواتر اونکو پہنچتے ہین اور اگر یہہ کہا جاوے کہ زبانی روایات کا کیا اعتبار ہے تو مین ادب کے ساتھہ عرض پرداز ہون کہ زبانی روایات کو کیون بے اعتبار ٹھہرایا جاتا ہے چارون اناجیل کا مدار تو زبانی روایات پر ہی ہے حضرت مسیح کے پاس بقول عیسایون کے کوئی تحریری کتاب اور صحیفہ موجود نہ تھا بموجب مسلم قول کے اناجیل متاخرین بعد مسیح کے زبانی روایات کے اعتبار پر احاطہ تحریر مین لائی گئین۔ اگر زبانی روایات پر اعتبار کرنا مفضول ہے تو اناجیل سب سے اول روی قرار دی جاوینگے جب چارون اناجیل زبانی روایات کا صدہا در طفیل ہین تو پھر اشخاص کے عقاید کو کیون نہ درست اور سالم عن الاغلاط اور مطابق اصلی بائبل قرار دیا جاوے ماحصل اس ساری بحث کا یہہ ہے کہ اہل کتاب اور اہل ذکر سے وہ اشخاص مراد ہین کہ جو بائبل محرف اور مبدلہ کے قائل اور معترف نہین ہین جو لوگ معترف بائبل محرف ہین وہ اہل کتاب نہین ہین اونکو قرآن مجید مرتد اور کافر قرار دیتا ہے۔

جیسا کہ فرماتا ہے۔ ان الذین کفروا من اہل الکتاب۔ کیا یہہ ہو سکتا ہے کہ ایک طرف سے تو قرآن عیسایان سربرکار مسایل کفر اور تثلیث پرست کو مرتد اور کافر قرار دے اور دوسری طرف سے انھین لوگون کو اہل کتاب اور اہل ذکر قرار دے الامر لیس کذالک ای رام چندر کے بھائی صاحب آپ برائے خدا اس بات کو تو سوچین کہ ایسا اختلاف ایک کتاب مین ہو سکتا ہی جن آیات کا آپ استدلالاً حوالہ دیتے ہین انشاء اللہ اون کے مقدم اور موخر آیتون سے آپ کو ثابت ہو جاویگا کہ اہل کتاب اور اہل ذکر سے مخصوصہ دیندار مراد ہین جیسے کہ عبد اللہ وغیرہ نو وہ لوگ جو خدا کو تین تین کہہ رہے ہین اور نعوذ باللہ حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا یا خود خدا قرار دیتے ہین۔

تبصرہ کا تیسرا نمبر

موجودہ بائبل کے حالت تین قسمون مین محاط اور متدائر ہے اول اون احکام اور مسائل سے کہ جو بالکل محرف اور مبدل اور بناوٹی اور فرضی ہین جیسے لوط کا اپنے لڑکیون سے زنا کرنا اور یعقوب کا خدا سے کشتی لڑنا۔ نبیون کا فریبی اور دہوکہ باز ہونا۔ مسیح کا خدا یا خدا کا بیٹا ہونا۔ کفارہ کا مسئلہ

پولوس کی ایمانداری مسیح کا سولی دیا جانا وغیرہ جنکی تعداد صدہا
پہنچتی ہے۔ دوسرے اون حکمون اور مسئلون سے کہ جو
مشتبہ الصورت ہین جیسے یہودیون کے خطوط کا درست ہونا بہت
سے علمائے مسیحی ان خطوط کو مشتبہ قرار دیتے ہین۔ یا
حضرت موسیٰ کے کتابون کے اون فقرات کا کہ جن سے اون
کتابون مین کامل اشتباہ پیدا ہوتا ہے برائے نام اس دوسری
قسم کے حکمون اور مسایل کو مشتبہ قرار دیا جاتا ہے اصل مین
تو یہہ قسم بھی اول قسم کے طرح قطعی طور پر مردود اور غلط ہے
تیسری قسم اون چند اور مستند احکام سے کہ جو قرآن کے مطابق
اور لایق تسلیم ہین جیسے توریت مین خدا کی وحدت کا
ذکر اور بت پرستی کی ممانعت اور نبیون کا برحق ہونا اور
سماوی کتابون کا نازل ہونا۔ اور جیسے اناجیل مین خدا کی
وحدت کا حال اور اوسکو حیات ابدی قرار دینا اور پرہیزگاری
کی ہمدردی اور عزت کرنا۔ فقص علی ہذا مسائل الاخری

ان تبصرون کے بیان کرنے کے بعد ہم اس امر کے طرف
رجوع لاتے ہین کہ قرآن مجید مین جہان پر اہل کتاب اور
اہل ذکر کا لفظ اطلاق کیا گیا ہے اوس سے وہ اہل کتاب
اور اہل ذکر مراد ہین کہ جو حسب تبصرہ دوم بائبل کو اوسکی
اصلی حیثیت اور حقیقت پر تسلیم کرتے تھے نہ کہ وہ لوگ کہ جو
صرف آبائی طور پر اہل کتاب کہے جاتے تھے اونکی شان مین
قرآن نے لفظ ارتداد اور کفر کا استعمال کیا ہے ع چہ نسبت
خاک را با عالم پاک + کیا قرآن بناوٹی روح القدس ہے
کہ کبھی کچھ کبھی کچھ یہہ بناوٹی روح القدس کو ہی مشرف ہی
کہ کبھی آتش کا زبان بنتا ہے اور کبھی آواز مین جب قرآن

منشور محمدی

نے ایک مرتبہ تثلیث پرست نصاری کو کافر اور مرتد قرار
دیدیا تو پھر ہو سکتا ہی کہ اوسنے یہودیون کو سچا اہل کتاب قرار دی
تو لہ تو پھر ذیل کے آیات کے کیا معنی ہین فان کنت
فی شک مما انزلنا الیک فسئل الذین یقرؤن الکتاب من
قبلک لقد جاءک الحق من ربک فلا تکونن من الممترین۔
اقول ای میرے عیسائی بھائی اگر آپ ذرا پھر غور کرتے
تو آپ پر اس آیت کے اصلی معنے اور شان نزول بوجہہ
احسن کھل جاتے مگر افسوس ہے کہ آپ کو صرف قرآن کی
آیت کا ہی درج یا تحریر کر دینا آتا ہے یا کسی بڑے بھائی
کے اناپ شناپ کتاب سے اقتباس کر لینا ذاتی تحقیقات
اور غور کا تو نام و نشان ہنین جناب من اس آیت کریمہ کے
اول آیتون مین خداوند کریم نے مختصر طور پر بنی اسرائیل
کا ذکر کیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ وجاوزنا ببنی اسرائیل
البحر فاتبعہم فرعون وجنودہ بغیاً وعدواً حتی اذا ادرکہ
الغرق قال آمنت انہ لا الہ الا الذی آمنت بہ بنوا اسرائیل
وانا من المسلمین آلآن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین فالیوم
ننجیک ببدنک لتکون لمن خلفک آیۃ وان کثیراً من الناس
عن آیتنا لغافلون ولقد بوانا بنی اسرائیل مبوأ صدق
ورزقناہم من الطیبات فما اختلفوا حتی جاءہم العلم ان
ربک یقضی بینہم یوم القیمۃ فیما کانوا فیہ یختلفون۔
ترجمہ اور پار کیا ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پھر تعاقب کیا
اونکا فرعون نے اور اوسکی فوج نے ازراہ شرارت اور
زیادتی جب تک کہ پہنچا یا اوسپر ڈباؤ کہا یقین جانا مین نے
کہ کوئی معبود ہنین مگر جسپر یقین لائے بنی اسرائیل اور مین حکم
برداروں مین سے ہون اب یہہ کہنے لگا اور تو نافرمان بردا

رہا پہلے اور بھاگنے والون مین سو آج بچا دینگے تجکو تیرے
بدن سے تاکہ تو ہو اپنے پچھلون کو نشانی اور البتہ بہت
لوگ ہماری قدرتون پر دھیان نہین کرتے اور بیشک
دی ہم نے بنی اسرائیل کو پوری جگہ دینے اور کھانیکو
بہترین چیزین دین سو وہ پھوٹی نہین جب تک آچکی
اون کو خبر اب تیرا رب اون مین فیصلہ کریگا قیامت
کے دن - جس بات مین وہ پھوٹ رہے تھے - یہہ تو آیت
محولہ کے پہلے آیتین ہین اوسکے اخیر مین ہی اسی قسم کے
آیات مشعر بر قصص انبیا علیہم السلام و بنی اسرائیل وارد
ہوی ہین آیت محولہ رام چندر کے بھائی مین خداوند کریم
آنحضرت کو ارشاد فرماتا ہے کہ تو ان قصون کے بابت
اون لوگون سے استفسار کر کہ جو انکو تسلیم کرتی ہین اور
انکی تصدیق کرتی ہین بنی اسرائیل کی حالت اور فرعون
کا حال توریت مین کھولکر لکھا گیا ہے اور چونکہ وہ صرف
ایک قصہ تھا اس واسطے اہل یہود کے طرف سے چندان
تحریف اور تبدیل نہین ہوی تھی اور جو کچھہ اس قصہ فرعون
اور بنی اسرائیل کے بابت قرآن مین بیان کیا گیا ہے وہ
بیانات توریت سے ملتا جلتا تھا اور قصۂ مندرجہ قرآن
کی اصلیت اور حقیقت کے اہل یہود قائل اور معترف تھے اور
اوس سے اون کا بچہ بچہ واقف تھا کیونکہ وہ باتین جو
جنگ اور مصیبت قومی کے متعلق ہوتی ہین خصوص وہ
مظالم اور تکالیف جو ایک سخت دشمن کے ہاتھ سے پہنچے
ہوتے ہین اونکو اوس قوم اور فرقہ کے لوگ خوشی سے
یاد رکھتے ہین اور قرأت کے وقت ہین قصہ اور سرگذشت
بزرگون کے طور پر گھرون یا دوستانہ مجلسون مین بیان

کرتی ہین اور اوس بیان کو اپنی قوم اور اسلاف کی بزرگی
یا مردانگی یا مظلومیت ثابت کرنے کے واسطے ایک دستاویز
گردانتے ہین یہہ طریق عمل صرف یہودیون سے ہی متعلق
نہین بلکہ ہر ایک ملت اور قوم والون سے پنجاب مین کہار
یعنے چھور لوگ مہاراجہ شیر سنگھ اور دلیپ سنگھ اور راجہ
رسالو اور کہڑک سنگھ اور دوست محمد خان سابق امیر کابل اور
رنجیت سنگھ وغیرہ کے حالات اور سرگذشتون کو حفظ
کر رکھتی ہین اور مجلس دوستان یا اسی قسم کے کسی اور موقعہ
پر اکثر طور پر گاتی ہین اور عام لوگ اونکو خوشی سے سنتے
ہین اور اون سے مہاراجگان اور راجون کی بہادری اور
مظلومیت پر استدلال کرتے ہین ایسے سرگذشتون کو
پنجاب کے زبان مین (وار) کہتی ہین جسکی لفظی معنے سرگذشت
کے ہوسکتی ہین چونکہ یہہ قصہ مابین اہل یہود اور اہل اسلام
متنازعہ نہین تھا دونون فریق اسکی اصلیت کو مانتے
تھے اور نہ قرآن نے اسکو کھلے طور پر یا من کل الجہت
محرف قرار دیا تھا اور یہودیون مین عام طور پر اس قصہ
کی صداقت کو تسلیم کیا جاتا تھا بلکہ دیگر قومون کے لوگ
بھی اس سے واقف تھے اس واسطے آنحضرت کو حکم ہوا
کہ یہہ قصہ یہود کو بھی یاد ہے اس آیت مین یہہ ارشاد
نہین ہوا کہ تو اون لوگون سے اون امور اور مسائل کے
بابت دریافت کر کہ جنکی بابت قرآن تحریف کا الزام قایم
کر کے اون کو جعلی اور بناوٹی اور سراسر کذب اور افترا قرار
دیتا ہے ہماری بحث اسمین ہے کہ یہود اور نصاری نے اہم
مسائل مین تحریف اور تبدیل کر دی ہے جیسا کہ ہم اس امر کو
تبصرہ اول مین بوضاحت ثابت کر چکے ہین اگر اونکی بابت

دریافت اور سوال کرینگا آن حضرت کو حکم ہوتا تو بلاشک
ہم ملزم ہوسکتے تھے اور موجودہ بائبل الزام تحریف سے
بچاے جاسکتی تھی ہم کہتے ہین کہ قرآن نے سوال کو اون
امور اور حکمون اور مسایل سے متعلق ہی نہین کیا کہ جنکو ہم
مبدل اور محرف اور غلط بیان کرتی ہین بلکہ سوال مذکور
اون مسایل اور امور سے متعلق کیا گیا ہے کہ جو یہودیون
کو عام طور پر بھی یاد تھے گویا کہ ایک تاریخی امورات اور
واقعات تھے کیا اگر ایک مجوسی کے کتاب مین یہہ امر
مندرج ہو کہ حضرت عیسیٰ نبی تھے لاکن اوسکے ساتھہ یہہ
بھی مندرج ہو کہ اون پر کوئی کتاب نازل نہ ہوی تھی تو
اگر کوئی عیسائی کسی شخص کو حضرت عیسیٰ کے نبوت پر کامل
یقین دلانے کے واسطے یہہ کہے کہ اگر تجکو شک ہے تو
فلان مجوسی سے دریافت کرلے کہ حضرت عیسیٰ نبی ہین یا
نہین کیا اسکے کہنے سے یہہ بات لازم آجائیگی کہ اُس
مجوسی نے حضرت عیسیٰ کو محروم از نزول کتاب جو بیان
کیا ہے وہ بھی ٹھیک ہے ہرگز نہین جو امر مخدوش ہے وہ
بہرحال مخدوش ہی رہیگا صحیح یا غیر متنازعہ امر کے مان
لینے سے یہہ لازم نہین آتا کہ متنازعہ اور غلط اور محرف
اور مبدل امر کو بھی مانا جاوے کیا اگر زید ایک تمسک یا
پرامیسری نوٹ تحریر کرے اور اس مین یہہ بات بھی تحریر
ہو کہ عمر اس تمسک کے تحریر کے وقت موجود تھا اور اوسکی
تحریر کے بعد زید اوس تمسک کے مضامین اور شرایط اور
اغراض کو سوائے اس امر کے کہ عمر اوس تمسک کے تحریر کے
وقت موجود تھا بدل ڈالے اور ایک تیسرا شخص خالد
ولید یہہ بات کہی کہ جو تمسک زید نے لکھا اوسکے لکھتے
وقت عمر موجود تھا اگر تمکو شک ہو تو زید سے دریافت
کرلو یا تمسک دیکھہ لو کیا اسبات سے یہہ امر لازم آجاویگا
کہ زید نے جو مقاصد اور مضامین اور اغراض اور شرایط
تبدیل کردیئے تھے اور اونکی جگہہ کوئی جدید مضمون لکھدیا
تھا وہ بھی درست ہے ہرگز نہین عقل سلیم اس امر کو
قبول نہین کرتی کیا ۱۳۲ - اناجیل مین سے ۲۷
انجیلین جو الہامی قرار دی گئی ہین اگر انکی بابت مین
کہون کہ اون کتابون پر جو خارج اور رد کی گئی ہین
اونکی تسلیم کے وقت انجیل کا لفظ اطلاق ہوتا تھا
یا نہین اور آپ ایمانداری سے مجھکو یہہ جواب دین
کہ ہوتا نہین تو کیا اس جواب سے مین آپکو ملزم ٹھہرا
سکتا ہون کہ بس وہ سچے اناجیل ہین اور کیا آپ اس
الزام کو اٹھا لینگے -

رام چند کے بھائی صاحب خدا کے واسطے ذرا سوچ
سمجھہ کر لکھا کرو اگلی پچھلی آیتون پر بھی غور کرلیا کرو
کچھہ در تو نہین ہے نری اخبار نورافشان اور مشیر حنیف کے
خوشی کو زیر نظر رکھو ایمان داری بھی تو آخر کوئی شی ہے
اگر آپ ان متعلقہ آیات پر غور کرلیتے تو مجھکو اسقدر آپ کی
خدمت کیون کرنی پڑتی -

ہان یاد آیا آپ کا یہہ کہنا کہ اگر اوس وقت کتاب نہ پڑتے
تھے تو یقرؤن صیغہ مضارع بہ معنی حال کس لئے استعمال
کیا گیا ہے ایک بے بنیاد اور ہوای اعتراض ہے کیا اس جملہ
کے اطلاق سے کہ یقرؤن الکتاب یہہ بات ثابت ہوگئی
کہ ساری بائبل صحیح اور درست ہے اور اوس مین تحریف اور
تبدیل اور اغلاط نہین ہین ع برین عقل و دانش بباید گریست

حضرت اس جملہ سے تو صرف اسی قدر معلوم ہوتا ہے کہ قصۂ بنی اسرائیل کے بابت اون لوگون سے دریافت کر کیونکہ وہ کتاب کو پڑھتے ہین اور وہ قصہ کتاب مین لکھا ہے کیا اس سے یہہ پایا گیا کہ بائیبل محرف اور مبدل نہین ؟ کیا اس سے بائیبل کے تصدیق ہوگئی ؟ اگر تصدیق اسی کا نام ہے تو آپ قرآن سے بائیبل کو غیر محرف ثابت کر چکے۔

جناب من محض پڑھنے سے یہہ لازم نہین آتا ہے کہ وہ اسقام اور اغلاط اور تحریف سے پاک اور مبرا ہو پڑھنا اور شئی اور کتاب کا غیر محرف ہونا اور شئے کیا ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہودی توریت کو پڑھتے ہین اس واسطے وہ حضرت عیسیٰ کو نعوذ باللہ خدا کا اکلوتا بیٹا یا خود خدا مانتے ہین۔ لیس امر کذالک۔ باقی وارد۔

موسوی جہاد کا ظلم و تشدد

جواب نور افشان

واضح ہو کہ اخبار نور افشان مطبوعہ ۱۵ نومبر ۸۳ء مین ایک مضمون بعنوان مسئلہ جہاد اسلام کی تحقیق منجانب جی ایل ٹھاکر داس صاحب مشن لیبر در ضلع سیالکوٹ طبع ہوا ہے کاشکے اگر ٹھاکر داس صاحب اول کتاب توریت کو دیکھتے تو ایسا نہ لکھتے جو جو کچھ اس مسئلہ کی بابت پادری فنڈر اور عماد الدین و صفدر علی و رجب علی وغیرہ عیسائیون نے لکھی ماری ہے اوسی لکھی پہ لکھی ٹھاکر داس مار رہے ہین کچھہ نئی تحقیقات نہین ہے محض اپنے مشن کے ناواقف پادریون اور عیسائیون کے خوش کرنے کے لئے باسی کھیر کو ابال دیتے ہین اور مشن کے نمک کا حق ادا کرتے ہین۔ ہم کئی مرتبہ اس مسئلہ پر آرٹیکل لکھہ چکے ہین بار بار

لڑکون کے ساتھہ ہمکو کھیلنا پڑتا ہے واہ کیا خوب ٹھاکر داس اور مسئلہ جہاد کی تحقیق معلوم شد کہ ٹھاکر داس نے فنڈر عماد الدین صفدر علی رجب علی وغیرہ کی تصنیفات کو بھی نہین دیکھا شاید مشن لیبر در کے کتب خانہ مین اون حضرات کی تصنیفات سے کوئی کتاب نہوگی مدت ہوئے کہ ہزار ہا کتابین اہل اسلام کیطرف سے ان صاحبون کو بنا کر دکھلائی گئین اور وعدہ انعام کا کیا گیا کہ اگر تم مین سے کوئی عیسائی مرد میدان ہووے ان کتابون کا جواب جو عیسائی مذہب کے تردید مین لکھے گئے ہین لکھے اور انعام لے۔ پادری دیری صاحب بہادر نے اپنے اخبار نور افشان مین لکھا کہ عیسائیون من حیث الجمہور نے غرور توڑنے کے لئے جواب لکھو۔ مگر صدائے برنخواست کچھہ پاس ہو تو جواب لکھا جائے مثل مشہور ہے کہ سوپ تو بولے چھلنی کیا بولے۔ اب پادری جی ایل ٹھاکر داس صاحب بہادر اور مشنری بہ نظر انصاف بیبل ہاتھہ مین لیکر محمدی و اضح ہو کہ جہاد اور موسوی وغیرہ انبیا کا مقابلہ کرین محض اپنے ملازمت کا فرض ادا کرین۔ مسئلہ متنازعہ فیہ کے بابت کل عیسائیون کی تحریر کا خلاصہ یہہ ہے کہ جہاد کرنا نہایت قبیح بات ہے اور اوسمین سوا اسکے کچھ فائدہ نہین کہ مسلمانون کو مال غنیمت کا ملجاوے اور آنحضرت کو حصہ لوٹ کا ملے اور بس۔ ہم کہتے ہین کہ پہلے یہہ معلوم کرنا واجب ہے کہ جو جنگ موسیٰ وغیرہ انبیا نے کئے وہ خدا کے حکم اور اجازت سے کئے یا بلا حکم پس باب ۳۱ و باب ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ سفر العداد و درس ۴ باب ۲۰ توریت مثنی وغیرہ مقامات سے بخوبی ثابت ہے کہ وہ سب جنگ اور لڑائیان خدا کے حکم سے کرتے رہے ہین بلکہ خدا ساتھہ اونکے مدد دیتا تھا۔ دوم یہہ معلوم

کرنا واجب ہے کہ اوس جنگ مین اگر ملک کا لینا منظور تھا تو
مردون کے سوا عورات اور اطفال خوردسال اور بہایم وغیرہ
کے ہلاک کرنے اور مال لوٹ لینے کا حکم تھا یا نہین سو اوپر
ابواب کتاب مذکور سے اور نیز دوسرے مقامات سے بخوبی
ثابت ہی کہ عورات اور اطفان بہایم کو بھی قتل کر دیتے تھے
اور مال و اسباب لوٹ لیتے تھے اور یہہ بھی درس ۱۸ باب ۳۱
کتاب مذکور سے ثابت ہی کہ عورات باکرہ کو جو ابھی خاوند
کی صحبت سے محفوظ تھین اپنے واسطے رکھ لیتے تھے -
سوم یہہ معلوم کرنا چاہئے کہ حصہ غنیمت کا موسیٰ وغیرہ
لیتے تھے یا نہین سو یہہ بھی درس ۵۰ سے ۵۴ تک باب
۳۱ کتاب مذکور کے و نیز دیگر مقامات مین لکھا ہے کہ طلائی
اشیا اور زیور موسیٰ نے لیکر خدا کے خیمہ مین جمع کئے اور
سب سے بنام بہناد نذرانہ کے لئے - اب باقی رہی یہہ بات
کہ وہ جنگ دین کے واسطے تھا یا دنیا کے واسطے پس اگر
کوئی کہے کہ خدا تعالیٰ نے یہہ سب ظلم و تعدی اور قتل اور لوٹ
دنیا کے واسطے موسیٰ وغیرہ کو واجب کر دی تھی اور دین کے
واسطے جایز نہین تو ہم یہہ جواب دیتے ہین کہ جب دنیا کے
فانی اور سلطنت ناپائدار کے واسطے اور قوم عاصی کی سزا
کے لئے خدا تعالیٰ نے جنگ واجب کر دیا تو واسطے بہبودی
اور نجات عقبیٰ کے جو دایمی اور غرفانی ہے کیونکر ناجایز
ہو سکتا ہے بلکہ برخلاف اسکے ظاہری سلطنت اور دنیاوی
معاملات کے واسطے منع اور تہدید ایمانی اور نجات عقبیٰ کے واسطے
واجب ہووے تو عقل سلیم کے نزدیک مستحسن اور پسندیدہ معلوم
ہوگا لطف یہہ ہے کہ مسلمان نوجوا یمان قبول کرے اسکو
چھوڑ دیتے تھے اور بہایم اور جانورون کو قتل نہین کرتے تھے
اور اطفال خوردسال سے کچھ مواخذہ نہین کرتے تھے -
موسیٰ وغیرہ انبیا کی لڑائیون مین کسیکو نہین چھوڑا جاتا
تھا بیچارہ بے گناہ جانور بھی قتل کئے جاتے تھے پھر محمدی
جہاد پر پادری ہنا کر داس صاحب اور دیگر پوادر کا اعتراض
کرنا عین حماقت ہے - محمدی اور موسوی وغیرہ جہادون
مین صرف اسقدر فرق ہے کہ موسیٰ وغیرہ کے جہاد مین سراسر
ظلم اور قہر تھا کسیکو امان نہین تھی نہ انسان کو نہ حیوان
کو اور محمدی جہاد مین ظلم اور عدل اور قہر اور مہر دونون
باہم ملے ہوئے تھے اور دونون خدا کے حکم سے تھے بلکہ درس
۳۲ و ۳۳ باب ۳۲ سفر اعداد مین لکھا ہے کہ جہاد کرنے
سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہین اور جنگ نہ کرین تو گنہگار
رہینگے - افسوس تھا کر داس تحقیق مذہب کا دعویٰ کرتا ہے
اور بیبل کے مضامین سے ابھی آگاہ نہین معلوم ہوتا ہے
کہ اوسنے ساری بیبل نہین دیکھی ورنہ ایسا نہ لکھتا تعجب
کی بات ہے کہ وہ کیونکر پادری بنگیا شاید محمد اسمعیل
واسکاٹ و سفٹ و عماد الدین و رجب علی وغیرہ جو
خود بخود پادری بنگئے یا بلحاظ اصطباغ اور تعلیم مشن کے
پادری رعایتی بنائے گئے بعض مشن مین کہ جہان ایسے
حضرات نے میدان خالی پایا یہہ شیر جا کودے ایک دو
کتاب ادہر ادہر سے اقتباس اور سرقہ کر کے جناب پادری
صاحب یورپین کے سر تھوپی اور ادہر سے صدا آئی آئی
گرل ام بہت خس دوتین" پادری جمع ہوئے سر رہا ہے
رکھا کر جی مین گرجے شہد بے مگس پایا خاصہ پادری بنگئے
پنجابی مثل کے مصداق ہوے (جہان درخت نہین وہان
ارنڈ بھروان ہے) یعنے جہان کوئی درخت نہو وہان

بیدا بخیر یعنے ارندہ کا درخت غنیمت اور بزرگ سمجھا جاتا ہے
اے میرے پیارے عیسائی فرضی بنام نہاد پادری دیکھو باب ۲۰ درس
۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ توریت مثنی مین صاف صاف یہہ
مضمون ہے جسوقت تو کسی شہر پر لڑائی کے واسطے جاوے پہلے
اونکو پیغام صلح کا بھیج ۱۱ لازم ہے کہ جب تجھے جواب صلح آمیز
دیوین اور دروازہ تیرے لئے کھولدیوین تو تمام قوم جو اسمین
ہون جزیہ دیکر تیرے غلام ہوجاوین ۱۲ - اگر صلح نکرکے
لڑائی کرین تو اوس شہر کا محاصرہ کر - ۱۳ - جب تیرا خدا
اوسکو تیرے ہاتھہ پر فتح کردیوے تمام مردون کو تلوار سے
قتل کر - ۱۴ - آخر کار زنان اور اطفال اور مواشی اور
جو کچھہ کہ شہر مین ہے یعنے سب غنایم اوسکے اپنے لئے لوٹ
تا غنایم دشمنون کو جو خدا دیوے تو کھاوے پھر باب ۲۱ درس
۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ مین ہے ۱۰ اگر بقصد جنگ اپنے دشمنون پر تو
جاوے اور اونکو تیرے مسخر کردیوے اور تو انکو اسیر کرلیوے
۱۱ - اور درمیان اونکے تو عورت خوبصورت کو دیکھے اور
تو اسپر عاشق ہووے اور چاہے کہ اپنے جورو بنالیوے
۱۲ پس اوسکو اپنے گھر مین لا اور وہ اپنا سر منڈاوے
اور ناخن کترادے ۱۳ - اور لباس اسیری کو اوتار دیوے
اور تیرے گھر مین رہے اور ایک مہینے تک اپنے ماں باپ
کا سوگ کرے پھر تو اوسکے ساتھہ صحبت کر کہ تو اوسکا خاوند
ہوگا اور وہ تیری جورو ہوگی - غرض کہ جو کوئی کتب توریت
کو بخوبی مطالعہ کرے خوب طرح سمجھہ لیویگا کہ جہاد محمدی
جہاد موسوی سے کئے درجہ کم ہے اور جسقدر ظلم اور تشدد
موسیٰ کے جہاد مین تھا اوسیقدر محمدی جہاد مین نہین تھا اور
لوٹ کا مال لینا اور غنیمت مین سے حصہ لینا اور عورات مین

سے جو پسند خاطر ہو اوسکو جورو بنالینا اور باکرہ عورتون
کو اپنے لئے چھانٹ کر رکھہ لینا اور اطفال و مواشی کو قتل
کردینا یہہ سب امور جہاد موسوی مین مفصل مذکور ہین اور جہاد
محمدی مین یہہ مذکور ہے کہ خداوند نے اسطرح حکم دیا ہے اور خدا
کے طرف سے وہ احکام نازل ہوئے ہین پھر اسکو جہاد محمدی
سے دوسرے طور پر سمجھنا اور دنیاوی سلطنت کے لڑائی کا
خیال کرنا عین نادانی ہے - یا واقعی تھا کرداس کے مضامین
بیبل سے یہہ لکھوانی ہے ورنہ اگر اچھی طرح کتاب سفر
اعداد اور توریت مثنی وغیرہ کو مطالعہ کرے تو تمام امور
اوسپر بخوبی واضح ہوجاوین ہمارے ناظرین اخبار
اہل انصاف توریت کے اون صحیفون کو نکالکر خود مطالعہ
کرین اور دیکھین - عیسائی لوگ محض دہوکا دینے کے
واسطے زبانی تقریرین برخلاف بیبل کے سنادیتے ہین
اور بذریعہ تحریر نورافشان مین درج کرتے ہین اور
بے علم عیسائی بلا سوچے اونہین کے تقریر سنکر بختہ
ہورہتے ہین کتاب کو کبھی نہین دیکھتے حالانکہ جو جو
اعتراض وہ غیرون پر کرتے ہین وہ سب اونمین کی
کتابون کے رو سے اونپر عاید ہوتے ہین - پس جہاد
محمدی پر اعتراض کرنا سب انبیا پر اعتراض کرنا بلکہ
خدا پر اعتراض کرنا ہے کیونکہ توریت مین ہر ایک جگہہ
بابت جہاد کے یہہ لکھا ہے کہ خداوند نے یہہ فرمایا اور
اکثر مقام مین یہہ بھی لکھا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے خود
تلوار پکڑکے بذریعہ فرشتون کے جہاد مین مدد دی -

مرزا موحد جانشہری -

خوش خبری

بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے پرانی مہربان پادری رجب علی صاحب بہادر نے پرانے عقاید عیسائیون سے تثلیث کے بارہ مین اپنے عقیدہ کا رنگ بدلا اور پنجر کے موافق اوسپر اپنے خیالات ظاہر کیے اور نورافشان مین جو پادری صاحبون کا اخبار ہے وہ چھپے اس سے پایا گیا کہ صاحب نورافشان اوسکے خلاف نہین مگر افسوس پرانی دقیانوسی عقاید اور خیال تھا کہ اس صاحب نے ظاہر کرکے رجب علی کو مورد عتاب کیا اور تثلیث کی بابت اوسکے عقیدہ پنجریہ پر معترض ہوکر اپنا اشتباہ تعصب سے جتلایا - مرزا موحد -

اہل اسلام قلمرو مدراس کی تعداد بموجب حساب مردم شماری سنہ ۱۸۷۱ء - ۱۸ لاکھ ۶۶ ہزار تھی لیکن سنہ ۱۸۸۱ء مین ۱۹ لاکھ ۳۳ ہزار تک بڑہی ازانجملہ فقط شہر مدراس مین کچھ کم ۵۰ ہزار مسلمان ہین - بہ نسبت تعداد سنہ ۱۸۷۱ء کے ۷۶ ہزار کی افزایش سنہ ۱۸۸۱ء مین ہوی اور یہہ افزایش بعد وضع اوس کمی کی ہے جو بہ ایام قحط وقوع مین آئی سنہ ۱۸۷۱ء سے سنہ ۱۸۸۱ء تک ملیبار مین ستر پر ایک ہزار پالنو ہندو نے دین اسلام قبول کیا - اتفاق

قبول اسلام

بمبئی کے نامہ نگار صاحب کی تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ ایک عورت بعمر سی سال قوم ہنود سے دو بچے ہمراہ لیکے جامع مسجد مین جمعہ کے روز حاضر ہوئی اور دین اسلام قبول کرنیکا شوق ظاہر کیا - جناب شیخ سالم صاحب باوزیر موذن جامع مسجد نے ان تینون کو کلمہ شریف تلقین کرکے زمرۂ اسلام مین داخل کیا - نام اسکا رکھی تھا بدل کر کلثوم رکھا - اور بڑے لڑکے کا نام بھیکیا تھا سو قاسم اور چھوٹے

کا نام نوکیا تھا سو اسماعیل رکھا - ان دونون بچون کی پرورش جناب شریعت پناہ قاضی محمد صاحب مرحوم نے اپنے ذمہ لی ہے - اللہ تعالیٰ اسکا اجر عظیم جناب ممدوح کو عنایت کرے - اور دونون بچون کو اور اونکی والدہ کو نیک ہدایت نصیب کرے - آمین خیرخواہ اسلام

اسلام اور حکمت

اسلام کا قانون اعظم قرآن مجید مسلمانون کو حکمت وغیرہ کے حاصل کرنے سے روکتا نہین ہے بلکہ تاکید اکید کرتا ہے اکثر یورپین فلاسفرون کا قاعدہ ہے کہ مسلمانون کی تذلیل وتحقیر کے واسطے بے سوچے سمجھے رائے مخالف ظاہر کردیتے ہین نہ تو انکو اہل اسلام کی مسلمات سے چندان بصیرت ہوتی ہے اور نہ اونکے اصول وفروعات سے چندان خبر رکھتے ہین تو تی پھوتی عربی پڑہکر اور انگریزون کے ترجمے اور مجموعہ الاراے دیکھکر رائے مخالف ظاہر کردیتے ہین - قرآن مجید اور آن حضرت بانی اسلام نے مسلمانون کو حکمت کے حاصل کرنے سے منع نہین کیا بلکہ قرآن اور احادیث مین حکمت کے حاصل کرنے اور علم کے پڑہنے کی بابت سخت تاکید فرمائی ہے اسی پر کفایت نہین کی گئی بلکہ مختلف علوم کی تحصیل کی طرف توجہ دلائی گئی ہے -

چنانچہ نمونہ کے واسطے ہم اس مضمون مین چند مقامات نقل کرتے ہین جن سے بوضاحت ثابت ہو جاویگا کہ یورپین فلاسفر کا خیال اور صاحب مضمون کا استدلال درست اور ٹھیک نہین ہے -

قرآن مین رب الجلیل فرماتا ہے وقل رب زدنی علما - پھر ارشاد ہوتا ہے ہل یستوی الذین یعلمون والذین

لَا یَعْلَمُوْنَ - پھر فرماتا ہے یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ -

ان آیات مکرمہ مین خداوند کریم نے محض علم کے حاصل کرنیکو فضیلت کے طور پر بیان کیا ہے اور تاکید کی ہے کہ علم کو ضرور طور پر حاصل کرنا چاہیئے - یہان کہ اپنی پاک ذات کی شناخت کو بھی تحصیل علم پر ہی موقوف رکھا ہے - چنانچہ ایک جگہ پر ارشاد ہوتا ہے - اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا - اسی طرح خدا سے عالم لوگ ڈرتے ہین -

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تحصیل علم کی بابت یہہ قول ہے - طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ - علم کا حاصل کرنا ہر ایک مرد و عورت مسلمان پر فرض ہے -

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْنِ - علم حاصل کرو اگرچہ چین مین جانا ہو -

مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَہُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ - جو شخص علم پڑہنے کو نکلا وہ واپس آنے تک خدا کے رستہ مین ہے -

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَی الْکَوَاکِبِ - عالم عابد پر ایسی فضیلت رکھتا ہے جیسے چاند کو ستارون پر اس حدیث مین آنحضرت نے تحصیل علم کو خدا کی عبادت پر برتری اور فوقیت دیدی ہے - اسواسطے کہ عابد اپنی ذات خاص اور نفس کی بہتری تلاش کرتا ہے اور عالم اور لوگون کو فوایدو فیوض پہونچاتا ہے - اوپر کی آیات مکرمہ اور احادیث نبویہ سے صاف طور پر معلوم ہوسکتا ہے کہ قرآن اور نبی اسلام تحصیل علم کو سخت ضروری اور لازمی گردانا ہے - اس سے زیادہ تر کیا تاکید ہوسکتی ہے -

کہ علم کا حاصل کرنا فرض ہے - مخصوص حکمتون اور علمون کی تحصیل کے واسطے قرآن مین تاکید آچکی ہے چنانچہ خدا ارشاد فرماتا ہے - اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ - آسمان اور زمین اور اختلاف رات اور دن مین لوگون کے واسطے آثار اور نشانیان ہین اور آگے اسکے وارد ہے وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - فکر کرتے ہین زمین اور آسمان کی خلقت مین - اصل مطلب اور مفہوم ان آیات وارد کا یہہ ہے کہ خلقت زمین اور آسمان مین حکمتین اور دقایق عجیبہ ہین ان پر خوض اور فکر کرنی چاہیئے - دنیا کی بہت سی ایسی حکمتین ہین کہ جنکا وجود آسمان اور زمین سے وابستہ ہے -

علم خواص الارض اور علم ہیئت آسمان اور زمین سے ہی مربوط ہے -

خداوند کریم کا یہہ ارشاد ہے کہ آسمان کی بناوٹ اور زمین کی ساخت پر غور کرو یہی معنے رکھتا ہے انکے دقایق و عجائبات کو معلوم کرو جسکو اور زبانون مین علم جیالوجی - اور ہیئت وغیرہ کہتے ہین - پھر قرآن مین لکھا ہے افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت - کیا تم دیکھتے نہین کہ اونٹ کیونکر پیدا کیا گیا - چونکہ اونٹ ایک عجیب الخلقہ حیوان تھا اسواسطے خداوند کریم لوگون کو یاد دلاتے ہین کہ کیا تم اوسکی بناوٹ کو دیکھتے نہین -

اس فقرہ سے خداوند کریم انسان کو علم حیوانات کے حاصل کرنیکی ترغیب دیتا ہے - پھر ارشاد ہوا ہے والی السماء کیف رفعت - اور کیا تم دیکھتے نہین کہ آسمان کیسا بلند کیا گیا -

اس فقرہ سے علم ہیئت کا حاصل کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے - والی الجبال کیف نصبت - اور کیا تم پہاڑون کی طرف نہین دیکھتے کہ کسطرح پر نصب کیے گئے ہین - اس قول سے علم معدنیات اور علم الجبال کا سیکھنا ضروری ہے - والی الارض کیف سطحت اور کیا تم دیکھتے نہین کہ زمین کیسی سطح کی گئی ہے - اس فقرہ سے علم خواص الارض کا حاصل کرنا سکھایا گیا ہے -

ان آیتون کے ابتدا مین لفظ نظر کا واقع ہوا ہے جسکے معنے کمال درجہ کے فکر اور خوض کی ہین - اوس سے مسلمانون کو تعلیم دیگئی ہے کہ تم اون علوم و فنون کو سیکھو اور حاصل کرو - پھر ارشاد ہوتا ہے - افلم یسیروا فی الارض فینظروا آیا انہون نے کبھی وہ زمین کی سیر کرکے خدا کی قدرتون کو ملاحظہ نہین کرتے اس آیتہ کریمہ مین اہل اسلام کو سفر مین اشیا کی حالتون اور بناوٹون کو حاصل کرنا سیکھایا گیا ہے - پھر خدا فرماتا ہے - ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا - خدا جسکو چاہتا ہے حکیم بناتا ہے - اور جو حکیم بنتا ہے وہ نہایت خوبی والا ہے -

ان آیتون پر کیا منحصر ہے قرآن مجید مین بہت جگہ حکمت کے حاصل کرنیکی تاکید کی گئی ہے -

رہی یہہ بات کہ مسلمان حاصل نہین کرتے سو یہہ قرآن اور دین اسلام کا قصور نہین ہے قانون انگریزی مین رعایا ہند کو جرایم کے ارتکاب سے بند کیا گیا ہے مگر وہ بند نہین ہوتے کیا اسمین قانون کا قصور ہے -

اہل اسلام مین تو حکمتون اور علمون کے حاصل کرنے کی جو تاکید کی گئی ہے وہ اظہر من الشمس ہے - مگر افسوس ہے کہ مسلمان

مین جنمین سے یورپین فلاسفر سے ایک بڑا حواری فرماتا ہے - "حکمت کا سیکھنا دقوی ہے" کیون حضرت اسکا گلڈنیا صاحب یہہ کیا گل کھلا یورپین فلاسفر تو اہل اسلام کو ملزم ٹھیرانا تھا اب خود ہی ملزم بن گیا -

ہم افسوس کرتے ہین کہ اکثر لوگ بے سوچے سمجھے اعتراض کر بیٹھتے ہین اور پھر خود ہی ملزم بنجاتے ہین - ہم وعدہ کرتے ہین کہ اس مضمون پر کبھی مفصل طور پر لکھینگے خیر خواہ

ایک عیسائی عورت کا مسلمان ہونا

اخبار دیلی پوسٹ لکھتا ہے کہ کولار مین مس آنسٹی کے پاس جو عیسوی لڑکیون کی ایک جماعت ہے اون مین ایک صاحب جمال لڑکی تھی وہان کا ایک مسلمان کئی روز سے اوس لڑکی پر فریفتہ تھا جب اُس نے دیکھا کہ لڑکی کا حاصل آنا مشکل ہے لہذا مس صاحبہ کے پاس جاکر عیسوی ہوجانے کی خواہش کی آنسٹی نے اس مسلمان کو خوشی سے اصطباع دیا چند روز تک مشن مین رہا اور اس لڑکی سے اسکی شادی ہوگئی - اب شخص مذکور پھر مسلمان ہوگیا ہے اور طرفہ یہہ ہے کہ اپنی عورت کو بھی مشن سے نکال لیکر مسلمان بنا لیا

رسید زر - مہتمم بمشکوری تمام ان معاونون کے نام درج ذیل کرتا ہے جنہون نے زر قیمت سے مطبع کی امداد فرمائی -

جناب محمد اعظم اللہ خان صاحب رسایندار ص
جناب عبد الحمید صاحب لیتھنگ بیانک عہ
جناب محمود فاضل صاحب خواہرزادہ شیخ چاند مرحوم عہ ۱۸/
جناب منشی نصیر الدین احمد صاحب ص
جناب نواب میر علی مراد خانصاحب بہادر بوساطت عبد الکریم صاحب للعہ ۱۲/

مطبوعہ انصاری محمد حسین صاحب کے اہتمام سے چھپا -